گلہ کیسا...!

اِس سسٹم کی سب سے دلکش و پرکشش بات... نااُمیدی کا یاں دور دور تک گزر نہیں!

یہ سسٹم جب ہے ہی اس لیے کہ آپ کی سنی جائے؛ آپ کی خواہش جاننے کے لیے نیتا خود چل کر آپ کی چوکھٹ پر آئے اور تا عمر آپ کے آگے جوابدہ رہے تو آپ کی خواہشات اور مطالبات پورے ہوئے بغیر رہ جانے کا تو سوال ہی نہیں!

دیکھئے نا... ایک سسٹم بنا ہی اس لیے ہے اور استبدادی نظاموں سے اُس کا سارا فرق ہی یہ ہے کہ آپ خود اپنے حاکم ہوں اور یہاں صرف آپ کی مرضی چلے نہ کہ کسی فردِ واحد یا چند افراد کی، ایک سسٹم کی وجہ تسمیہ ہی یہ ٹھہری کہ عوام اپنی قسمت کے آپ مالک ہیں، دنیا کے دیگر طرز ہائے حکومت سے اِس کی لڑائی ہی اس نکتے پر ہے کہ کوئی آپ پر اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکتا... تو آپ کی شنوائی تو یہاں ہو گی!

یہاں آپ جو چاہیں جس وقت چاہیں بدل ڈالیں؛ اِس سسٹم کا مطلب ہی یہ ہے!

کوئی آپ کی توقعات پر پورا نہیں اترتا تو یہ کوئی بادشاہت تھوڑی ہے: آپ اس کو کان سے پکڑ کر نکال دیجئے۔ بڑے آرام کے ساتھ اسے 'تبدیل' کر دیجئے۔ جمہوری عمل اور ناامیدی، چہ معنی؟ اب اگلے الیکشن ہوں تو اس کے بجائے آپ کسی اور کو ووٹ دیجئے۔ دوسرے نمائندوں کو آگے لائیے؛ تاکہ اِس کو سبق ہو۔ نیا پارلیمانی بلاک تشکیل دیجئے۔ 'پریشر گروپ' کی ٹیکنیک آزمائیے۔ اگلی بار کے الیکشن میں کسی اور پارٹی سے انتخابی اتحاد کیجئے؛ وہ بدبخت بھی اپنے وعدے سے پھر جائے تو یہاں پارٹیوں کی کیا کمی ہے۔ جمہوریت تعددِ احزاب پر یقین رکھتی ہے۔ ہر نیا الیکشن یہاں نئے امکانات لے کر آتا ہے۔ آپ دن گنتے جایئے مگر زندگی اسی جمہوریت کے آسمان تلے گزاریئے۔ یہی دنیا ہے؛ اس سے باہر آپ کہاں جائیں گے۔ اور اس کا متبادل آپ کے پاس ہے کیا!

یعنی... ایک عالمی نظام کی وہی پرانی نوکری! اُسی تنخواہ میں عالمی ایلیٹ کی سیوا؛ اُسی کے منظورِ نظر چہروں کے لیے بار بار تالیاں!

یہ ضرور ہے کہ یہ اپنے انداز کی ایک منفرد نوکری ہے۔ ایک دائرے کے اندر اندر آپ کو واقعی پوری آزادی حاصل ہے۔ چناؤ کے سبھی راستے آپ کے سامنے 'کھلے' ہوتے ہیں جن کے رد یا اختیار کا آپ کو پورا پورا اختیار ہوتا ہے اور تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ ان میں اتنا 'تنوع' ہوتا ہے کہ واقعتاً آپ کو یہ پوری ایک دنیا لگتی ہے۔ اس دائرے پر دنیا آپ کو ختم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ؛ یہ 'دائرہ' نظر سے اوجھل کر دیا جاتا ہے۔ کوئی آپ کو پکڑ کر نہیں رکھتا البتہ اس کے باہر خود ہی آپ کی نظر نہیں جاتی۔ حتی کہ تخیل کی سرحد یہی ہو جاتی ہے۔ اکا دکا کسی شخص کی نظر اس سے باہر چلی جائے تو بھی کیا فرق پڑتا ہے؛ لوگ خود ہی اس کو 'جنونی' اور انتہاپسند' کہہ کر بٹھا دیں گے۔ بطور قوم آپ اس دائرے کے اندر حیران کن تیزی اور سرگرمی سے عمل کرتے ہیں مگر دائرے سے کبھی نکلتے نہیں۔

اس میں اضافی طور پر آپ کو یہ یقین دلا دیا جاتا ہے کہ اپنی یہ دنیا آپ نے بڑی محنت اور جان جوکھوں سے خود بنائی ہے۔ اِس کے لیے آپ نے قربانیاں دی ہیں! یہ آپ نے اپنے زورِ بازو سے حاصل کی ہے؛ اور آپ کی سب سے قیمتی پونجی یہی ہے۔ تب آپ اس سے اور بھی وابستہ ہوتے اور 'قربانیوں' کے لیے مزید تیار ہوتے ہیں۔ اب 'مواقع' وہی جو یہاں پائے جائیں۔ 'مجبوریاں' وہی جو یہاں سمجھی جائیں۔ چناؤ کے امکانات صرف وہی جو یہاں دستیاب ہوں۔ 'گنجائش' اور 'چارہ جوئی' کے سب مفہومات آپکی نظر میں اب یہیں سے شروع ہو کر یہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ اس سے باہر اگر کسی چیز کا وجود تسلیم ہوتا ہے تو وہ خلا ہے!

غرض یہ ایک ذہنی اور نفسیاتی حصار ہے۔ اس کو آزادی کی نیلم پری میں بدل ڈالنے کے لئے کچھ کرشمے چاہئیں۔ ان میں سر فہرست یہاں کی 'جمہوریت' ہے۔ یہ نہ ہو تو

ہمیں یہ یقین ہی نہ آئے کہ ہم ایک 'آزاد قوم' ہیں۔ بار بار ووٹ دے کر ہمیں اس بات کا کہیں زیادہ یقین آئے گا! اپنی 'قسمت' کی پرچی پر خود مہر لگائیں تو قسمت پھوٹنے پر افسوس تو نہ ہو گا! اپنی مرضی سے آزادانہ اپنے نمائندے منتخب کریں، جس کو چاہیں مینڈیٹ دیں جس کا چاہیں مینڈیٹ ضبط کرلیں آخر یہ اسی بات کی دلیل تو ہے کہ ہم اپنے فیصلے آپ کرتے ہیں!

ہم نے نشانی طلب کی تھی جس سے ہمیں پتہ چلے کہ آزادی کے حصول ایسا واقعہ ہماری زندگی میں کامیابی کے ساتھ رونما ہو چکا ہے۔ ہماری یہ جمہوریت ہمارے اسی سوال کا جواب ہے!

(ہمارے کتابچہ ''اپنی جمہوریت، یہ تو دنیا نہ آخرت'' سے اقتباس)